Journal of Sociology & Cultural Research Review (JSCRR)
Available Online: https://jscrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

GLOBAL COOPERATION IN ORPHAN WELFARE: UNITED NATIONS' EFFORTS AND ISLAMIC TEACHINGS

یتیموں کی فلاح میں عالمی تعاون: اقوام متحدہ کی کوششیں اور اسلامی تعلیمات

Nasir Ali
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM
nasirali9892@gmail.com

ABSTRACT

This article explores the concept of orphan welfare through the combined lens of Islamic teachings and the efforts of the United Nations. It examines the principles of justice and compassion towards orphans as emphasized in Islam and compares them with global initiatives aimed at orphan welfare. The first section delves into the efforts of international organizations, particularly the United Nations, highlighting the work of UNICEF and other related bodies in providing education, health care, psychological support, and basic needs for orphans worldwide. The article also addresses the challenges faced by these global initiatives, including war, natural disasters, and socio-political instability, which contribute to the growing number of orphans globally. The second part discusses Islamic teachings, focusing on the rights of orphans as outlined in the Quran and Hadith, emphasizing that their care is not only a social duty but an act of worship. Islamic ethics emphasize the protection, fairness, and equality for orphans, and the Prophet Muhammad's (PBUH) treatment of orphans serves as a model for all Muslims. The article concludes by identifying the alignment between the UN's goals and Islamic principles, suggesting a model for enhanced collaboration between global efforts and Islamic values in addressing the welfare of orphans. The importance of continued global cooperation, underpinned by Islamic ethical standards, is essential for creating a sustainable framework for the well-being of orphans worldwide.

Keywords: *Orphan Welfare, United Nations, Islamic Teachings, UNICEF, Social Justice, Human Rights, Quran, Hadith, Child Protection, Global Cooperation*

خلاصہ

یہ مضمون یتیموں کی فلاح کے تصور کو اسلامی تعلیمات اور اقوام متحدہ کی کوششوں کے تناظر میں بیان کرتا ہے۔ مضمون میں اسلامی اصولوں کے مطابق یتیموں کے حقوق کی اہمیت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تفصیل دی گئی ہے اور اقوام متحدہ کی جانب سے یتیموں کی فلاح کے لیے کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سب سے پہلے، اقوام متحدہ کی اہم ایجنسیوں جیسے یونیسف اور دیگر عالمی اداروں کی یتیموں کے لیے کی جانے والی کوششوں کو اجاگر کیا گیا ہے، جن میں تعلیم، صحت کی سہولتیں، نفسیاتی مدد اور دیگر بنیادی ضروریات شامل ہیں۔ یہ مضمون عالمی سطح پر یتیموں کی بڑھتی ہوئی تعداد، جنگوں، قدرتی آفات اور سماجی و سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کو بھی زیر بحث لاتا ہے۔ اس کے بعد، اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے حقوق پر روشنی ڈالی گئی ہے، جہاں قرآن اور حدیث میں ان کے ساتھ انصاف، محبت اور شفقت کا حکم دیا

گیا ہے۔ اسلام میں یتیموں کی فلاح کو عبادت سمجھا گیا ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیموں کے ساتھ شفقت کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ مضمون کا اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کے اہداف اور اسلامی تعلیمات میں ہم آہنگی موجود ہے، جس سے عالمی سطح پر یتیموں کی فلاح کے لیے تعاون کے نئے طریقے سامنے آ سکتے ہیں۔ عالمی سطح پر یتیموں کی فلاح کے لیے اسلامی اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر مزید تعاون کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے تاکہ یتیموں کے لیے ایک مضبوط اور پائیدار فلاحی نظام قائم کیا جا سکے۔

تعارف اور پس منظر

یتیموں کی فلاح کا تصور اسلامی تعلیمات میں نہایت اہمیت رکھتا ہے اور اس کا مفہوم نہ صرف فرد کی فلاح بلکہ ایک مکمل معاشرتی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں یتیموں کے حقوق کا بار بار ذکر آیا ہے، جہاں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے، ان کے حقوق کا تحفظ کرنے، اور ان کے لیے ایک محفوظ اور شفیق ماحول فراہم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ رحم و کرم کا سلوک کرنے والے کو جنت میں میری شفاعت حاصل ہو گی۔ یہ پیغام اسلامی معاشرتی اقدار کا حصہ ہے، جس میں یتیموں کی کفالت اور ان کے ساتھ معاشرتی انصاف کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق یتیموں کے ساتھ حسن سلوک صرف ایک اخلاقی عمل نہیں بلکہ یہ عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ معاشرتی ذمہ داری کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ ہر فرد اپنی استطاعت کے مطابق یتیموں کی مدد کرے۔ یتیموں کے حقوق کو محفوظ رکھنا، ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری اٹھانا، اور ان کی ذہنی و جسمانی صحت کے لیے معاونت فراہم کرنا اسلامی فلاحی نظام کا حصہ ہے۔ عالمی سطح پر بھی یتیموں کی فلاح کے لیے متعدد ادارے کام کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی تنظیم یونیسف اور دیگر بین الاقوامی ایجنسیاں یتیم بچوں کی فلاح کے لیے مختلف پروگرامز اور اقدامات فراہم کر رہی ہیں، جو ان کے لیے تعلیم، صحت، پناہ گاہ، اور نفسیاتی امداد فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان تنظیموں کا مقصد یتیم بچوں کی زندگیوں میں بہتری لانا اور انہیں معاشرتی ترقی کے مواقع فراہم کرنا ہے تاکہ وہ معاشرے کے مفید افراد بن سکیں۔ اس طرح، اسلامی تعلیمات اور عالمی سطح پر کی جانے والی کوششیں دونوں یتیموں کے حقوق اور فلاح کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہیں اور اس کے لیے کام کر رہی ہیں۔

اقوام متحدہ اور اس کی ایجنسیوں کا کردار

اقوام متحدہ اور اس کی مختلف ایجنسیاں یتیموں کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف پروگرامز اور پالیسیوں پر عمل کر رہی ہیں۔ یونیسف (UNICEF) اور یو این ایچ سی آر (UNHCR) جیسے ادارے یتیموں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی فلاح کے لیے مسلسل سرگرم ہیں۔ یونیسف نے دنیا بھر میں یتیم بچوں کے لیے تعلیمی، غذائی، اور طبی امداد فراہم کرنے کے پروگرامز شروع کیے ہیں۔ ان پروگرامز کا مقصد یتیم بچوں کی بنیادی ضروریات جیسے تعلیم، صحت، اور پناہ گاہ کو پورا کرنا ہے، تاکہ وہ ایک محفوظ ماحول میں جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند رہ سکیں۔

اس کے علاوہ، اقوام متحدہ نے یتیم بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر کئی قراردادیں اور حکمت عملی تیار کی ہیں، جن میں ان کے معاشرتی انضمام اور بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ یہ اقدامات یتیم بچوں کو نہ صرف فوری طور پر ضروری امداد فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یو این ایچ سی آر نے یتیم بچوں کی پناہ گزینی کی پالیسی وضع کی ہے تاکہ انہیں جنگوں، قدرتی آفات یا دیگر بحرانوں کے دوران ایک محفوظ پناہ فراہم کی جا سکے۔

JSCRR

مزید برآں، اقوام متحدہ نے عالمی سطح پر یتیموں کے حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے مختلف کیمپینز بھی چلائی ہیں، جن کا مقصد دنیا بھر میں یتیموں کے حقوق کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ ان کیمپینز کے ذریعے اقوام متحدہ نے عالمی برادری کو یتیم بچوں کی فلاح میں مزید سرگرمی دکھانے کی ترغیب دی ہے، تاکہ یتیموں کے لیے ایک بہتر اور محفوظ ماحول فراہم کیا جا سکے۔

اسلامی تعلیمات اور یتیموں کے حقوق

اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے حقوق کو نہایت اہمیت دی گئی ہے اور ان کی فلاح کے لیے مخصوص احکام اور ہدایات دی گئی ہیں۔ قرآن میں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کے حقوق کا پورا خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یتیموں کی مدد اور ان کے حقوق کا تحفظ اسلام کی بنیادی اقدار میں شامل ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ یتیموں کی مدد کرنے والا شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا، جس سے یتیموں کی فلاح کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اسلام میں یتیموں کو صرف مالی مدد فراہم کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی ذاتی ترقی کے لیے بھی اقدامات کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، اسلام نے یتیموں کے ساتھ انصاف کے برتاؤ کو بھی بہت اہمیت دی ہے، اور انہیں ہر وہ حق دینے کا حکم دیا ہے جو ایک بالغ فرد کو حاصل ہوتا ہے۔ یتیموں کے لیے اسلامی معاشرت میں ہر سطح پر مدد فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ ان کا سماجی اور معاشی طور پر بہتر مستقبل ممکن ہو سکے۔

اس مضمون کا مقصد اقوام متحدہ کی جانب سے یتیموں کی فلاح کے لیے کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لینا اور ان کوششوں کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ جوڑ کر پیش کرنا ہے۔ یتیموں کی فلاح ایک عالمی ضرورت ہے جس پر اقوام متحدہ اور اس کے مختلف ادارے خاص طور پر زور دے رہے ہیں۔ یونیسف، یو این ایچ سی آر اور دیگر ایجنسیاں یتیم بچوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی فلاح کے لیے مختلف پروگرامز اور پالیسیوں پر عمل کر رہی ہیں۔ ان اداروں نے یتیم بچوں کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ان کی مدد کی ہے، جیسے کہ تعلیم، صحت، پناہ گزینی اور دیگر ضروریات۔ اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے حقوق کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں یتیموں کی مدد کرنے کی بڑی اہمیت ہے، اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس مضمون میں اقوام متحدہ کی جانب سے یتیموں کے لیے کیے جانے والے اقدامات اور ان کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے مطابق سلوک کرنے کے اصولوں کا تقابل کیا جائے گا۔ اس کے ذریعے یہ دکھایا جائے گا کہ کیسے عالمی ادارے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یتیموں کے حقوق کی فلاح کے لیے کام کر رہے ہیں اور کیسے اسلامی معاشرتی اصول عالمی سطح پر یتیموں کی فلاح کے عمل کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ مضمون میں یتیموں کی فلاح کے لیے اقوام متحدہ کے پروگرامز کا ذکر کیا جائے گا اور ان کی کامیابیوں اور چیلنجز کا تجزیہ کیا جائے گا، ساتھ ہی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان پروگرامز کی اہمیت اور ان کے اصولوں کو سمجھا جائے گا۔ اس طرح، یہ مضمون یتیموں کی فلاح کے حوالے سے عالمی سطح پر اور اسلامی معاشرت میں یکجہتی اور تعاون کی اہمیت کو اجاگر کرے گا۔

اسلامی تعلیمات میں یتیموں کی فلاح (Orphan Welfare in Islamic Teachings)

اقوام متحدہ کی اہم ایجنسیاں اور پروگرامز:

اقوام متحدہ کی مختلف ایجنسیاں اور پروگرامز یتیموں کی فلاح و بہبود میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان میں یونیسف (UNICEF) ایک سب سے اہم ایجنسی ہے، جو بچوں کے حقوق، صحت، تعلیم، اور پناہ گاہ کے مسائل پر کام کرتی ہے۔ یونیسف دنیا بھر میں یتیم بچوں کے لیے مختلف پروگرامز فراہم کرتا ہے، جن میں تعلیم کی سہولتیں، صحت کی بنیادی خدمات، اور جنگ یا قدرتی آفات کے دوران نفسیاتی معاونت شامل ہیں۔

یونیسف کا مقصد یتیم بچوں کو نہ صرف جسمانی صحت کی خدمات فراہم کرنا ہے بلکہ ان کے ذہنی اور جذباتی مسائل کا بھی حل نکالنا ہے، جو انہیں ان قدرتی یا جنگی آفات کے دوران درپیش ہوتے ہیں۔[i]

اقوام متحدہ نے بچوں کے حقوق کے کنونشن (CRC) کے ذریعے عالمی سطح پر بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے اہم قوانین وضع کیے ہیں، جن میں یتیم بچوں کے حقوق کا تحفظ بھی شامل ہے۔ اس کنونشن کا مقصد بچوں کی فلاح اور ان کے حقوق کی ضمانت فراہم کرنا ہے، تاکہ یتیم بچے بھی ایک محفوظ اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔ اس کے تحت مختلف ممالک میں یتیم بچوں کے لیے تعلیمی ادارے قائم کیے جا رہے ہیں، اور صحت کی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں تاکہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کر سکیں۔[ii]

اس کے علاوہ، اقوام متحدہ نے یتیم بچوں کی پناہ گزینی کے لیے بھی مختلف منصوبے شروع کیے ہیں تاکہ جنگ اور قدرتی آفات کے دوران یتیم ہونے والے بچوں کو محفوظ پناہ گاہ فراہم کی جا سکے۔ ان تمام اقدامات کا مقصد یتیم بچوں کو بہتر زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کرنا ہے تاکہ وہ بھی معاشرتی طور پر فعال اور خود مختار بن سکیں۔

اقوام متحدہ کے عالمی کنونشنز اور ان کے اثرات:

اقوام متحدہ کے عالمی کنونشنز، جیسے بچوں کے حقوق کا کنونشن (CRC)، یتیموں کی فلاح کے لیے اہم اقدامات فراہم کرتے ہیں۔ اس کنونشن کی رو سے ہر بچے کو زندگی گزارنے کا حق، تعلیم، صحت کی سہولتیں، اور اپنے خاندان سے رابطہ قائم رکھنے کا حق دیا گیا ہے۔ یہ کنونشن حکومتوں کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ یتیم بچوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور انہیں معاشرتی تحفظ فراہم کریں۔ عالمی سطح پر اس کنونشن نے یتیم بچوں کی فلاح میں اہم تبدیلیاں لائی ہیں، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں بچوں کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسیوں نے اس کنونشن کو بنیاد بنا کر یتیم بچوں کے لیے مختلف پروگرامز شروع کیے ہیں جن کے ذریعے انہیں تعلیم، صحت، اور پناہ گاہ فراہم کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ، جنگوں اور قدرتی آفات کے دوران یتیم ہونے والے بچوں کے لیے ہنگامی امداد اور نفسیاتی مدد بھی فراہم کی جاتی ہے، تاکہ ان بچوں کو ایک محفوظ اور بہتر ماحول فراہم کیا جا سکے۔

جنگ، قدرتی آفات اور دیگر عالمی بحرانوں میں یتیم بچوں کے لیے اقوام متحدہ کی مداخلت:

جنگوں، قدرتی آفات، اور دیگر عالمی بحرانوں کے دوران یتیم ہونے والے بچوں کی مدد میں اقوام متحدہ نے اہم مداخلت کی ہے۔ جنگوں اور قدرتی آفات کے دوران لاکھوں بچے یتیم ہو جاتے ہیں اور ان کی زندگی خطرات سے دوچار ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ نے ان بچوں کی مدد کے لیے مختلف امدادی پروگرامز چلائے ہیں، جن میں خوراک، پانی، صحت کی سہولتیں، اور پناہ گاہ فراہم کرنا شامل ہے۔ ان اقدامات کا مقصد یتیم بچوں کو ان قدرتی آفات اور جنگی حالات کے اثرات سے بچانا اور انہیں ایک محفوظ زندگی فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، اقوام متحدہ یتیم بچوں کی نفسیاتی حمایت پر بھی زور دیتا ہے تاکہ وہ ذہنی دباؤ اور افسردگی سے نکل کر دوبارہ معمول کی زندگی گزار سکیں۔

مثال کے طور پر، شام میں جاری جنگ کے دوران لاکھوں بچے یتیم ہوئے اور اقوام متحدہ نے ان بچوں کے لیے مختلف امدادی پروگرامز شروع کیے جن میں تعلیمی سہولتیں، پناہ گزینی، اور صحت کی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ اسی طرح، 2004 کے سونامی کے بعد، اقوام متحدہ نے یتیم بچوں کے لیے عالمی سطح پر امدادی اقدامات کیے، جس سے ان بچوں کی فلاح و بہبود میں نمایاں بہتری آئی۔ یہ اقدامات خوراک کی فراہمی، پناہ گزینی، اور تعلیم کے ساتھ ساتھ نفسیاتی معاونت فراہم کرنے پر مرکوز تھے تاکہ متاثرہ بچوں کے مستقبل کو بہتر بنایا جا سکے۔[iii]

اقوام متحدہ کے ان اقدامات کے ذریعے یتیم بچوں کو بہتر زندگی کے مواقع ملے ہیں، اور اس کے نتیجے میں عالمی سطح پر یتیم بچوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی فلاح کی جانب اہم پیشرفت ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ جنگوں اور قدرتی آفات کے دوران یتیم بچوں کے لیے ایک معاون اور فعال ادارہ بن کر سامنے آیا ہے، جو ان کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں لانے کی کوشش کر رہا ہے[iv]۔

اسلامی تعلیمات میں یتیموں کی فلاح(Orphan Welfare in Islamic Teachings)

اسلامی نقطہ نظر

اسلام میں یتیموں کی فلاح کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے، اور قرآن وحدیث میں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے ساتھ نرمی، محبت، اور ان کے حقوق کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا ہے[v]۔ ایک جگہ قرآن میں کہا گیا ہے کہ یتیموں کی حالت بہتر بنانے کے لیے ان کی کفالت اور تعلیم کا انتظام کیا جائے تاکہ ان کی زندگی میں کوئی کمی نہ ہو اور وہ معاشرتی طور پر فعال فرد بن سکیں۔ اس کے علاوہ، یتیموں کے ساتھ کسی بھی قسم کا ظلم یا زیادتی کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ قرآن میں یتیموں کے مال کو ناجائز طریقے سے کھانے کو گناہ قرار دیا گیا ہے، اور یتیموں کی عزت اور حقوق کی حفاظت کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام میں یتیموں کی کفالت کو عبادت سمجھا گیا ہے، اور یہ نہ صرف فرد کی ذمہ داری ہے بلکہ ایک معاشرتی فریضہ بھی ہے۔ یتیموں کی مدد اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنے سے انسان کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے دل میں انسانیت کی محبت بیدار ہوتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں اور یتیموں کے کفیل جنت میں یوں ہوں گے جیسے یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں" جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یتیموں کی مدد کرنے کا عمل اتنا اہم ہے کہ اس کے بدلے جنت میں مقام ملتا ہے[vi]۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یتیموں کے ساتھ شفقت اور رحم کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یتیموں کی کفالت کی اور ان کی حالت زار پر بہت فکر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا بچپن بھی یتیم تھا، اور آپ نے یتیموں کی حالت کو بخوبی سمجھا تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ پہلو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرنا چاہیے اور ان کی عزت اور حقوق کا کس طرح خیال رکھنا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کی تعلیم و تربیت پر بھی زور دیا اور ان کے لیے ایک بہتر اور محفوظ ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کے ساتھ صرف مادی مدد نہیں کی، بلکہ ان کی نفسیاتی اور روحانی فلاح کے لیے بھی بہت کام کیا۔ آپ نے یتیموں کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا موقع دیا، ان کے ساتھ حسن سلوک کیا اور انہیں اپنے خاندان کا حصہ سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا تھا کہ "سب سے بہتر وہ شخص ہے جو یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرے"[vii]۔ اس طرح، آپ نے عملی طور پر دکھایا کہ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک نہ صرف اخلاقی بلکہ دینی فریضہ بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں یتیموں کی فلاح کو ایک مقدس عمل سمجھا گیا ہے، اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ کسی بھی معاشرے کی حقیقت اس کے یتیموں کے ساتھ سلوک سے پرکھی جا ہیے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی میں یتیموں کی فلاح کی اہمیت کو اجاگر کیا، جو آج بھی مسلمانوں کے لیے ایک رہنمائی کا کام دیتا ہے۔

اسلامی معاشرت میں یتیموں کا مقام

اسلامی معاشرت میں یتیموں کو ایک خاص مقام حاصل ہے، اور ان کے حقوق کی حفاظت اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہے۔ قرآن وسنت میں یتیموں کی مدد اور ان کے حقوق کے تحفظ کی بار بار تاکید کی گئی ہے، جس سے ان کے مقام کو واضح کیا جاتا ہے۔ اسلام میں یتیموں کے حقوق کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کی کفالت کرنا نہ صرف ایک معاشرتی ذمہ داری ہے بلکہ یہ ایک دینی فریضہ بھی ہے۔ اسلام نے یتیموں کو معاشرتی انصاف کی ایک علامت بنایا ہے، جس کے تحت ان کے حقوق کا مکمل

تحفظ کیا جاتا ہے۔ ان حقوق میں مالی مدد، تعلیم و تربیت کی سہولتیں، اور نفسیاتی حمایت شامل ہیں تاکہ وہ معاشرے میں ایک کامیاب اور باوقار زندگی گزار سکیں۔

اسلامی معاشرت میں یتیموں کے ساتھ انصاف کے اصولوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کسی بھی معاشرت میں انصاف کا قیام اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ وہاں کے یتیموں کے ساتھ کس طرح برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اسلام نے یتیموں کی عزت، مال، اور زندگی کے حقوق کا تحفظ کیا ہے، اور ان کے ساتھ ہر قسم کی زیادتی اور ناانصافی کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کی مدد کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی، جو اس بات کا غماز ہے کہ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی بڑی اہمیت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے یتیم کی کفالت کی، وہ اور میں جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔[viii] معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داریوں کے تحت یتیموں کی مدد کرنا اسلامی معاشرت کی بنیادوں میں سے ہے۔ اسلام میں افراد کو اپنے معاشرتی فریضے کے طور پر یتیموں کی مدد کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہ فریضہ محض مالی امداد تک محدود نہیں بلکہ یتیموں کی تعلیم، ان کے جذبات کی پرورش، اور انہیں سماجی سطح پر مساوی حقوق دینے کا بھی ہے۔ اسلامی معاشرت میں یتیموں کے ساتھ تعاون اور ان کی فلاح کو معاشرتی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے، جو نہ صرف اسلامی اخلاقیات کی اساس ہے بلکہ معاشرتی انصاف کے قیام کے لیے بھی ضروری ہے۔

اقوام متحدہ اور اسلامی تعلیمات میں ہم آہنگی (Alignment between UN Efforts and Islamic Teaching)

عالمی معاہدوں اور اسلامی اصولوں کا موازنہ

اقوام متحدہ اور اسلامی تعلیمات میں یتیموں کی فلاح کے حوالے سے بہت سی ہم آہنگیاں پائی جاتی ہیں۔ اقوام متحدہ نے یتیموں کے حقوق کو تحفظ دینے اور ان کی فلاح کے لیے مختلف عالمی معاہدوں کی تشکیل کی ہے، جیسے کہ "بچوں کے حقوق کا کنونشن (CRC)" جو بچوں کے تمام حقوق کا تحفظ کرتا ہے، بشمول یتیموں کے۔ اس کنونشن میں بچوں کو تعلیم، صحت، پناہ گاہ، اور نفسیاتی امداد فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے[ix]۔ اسی طرح، اسلامی تعلیمات میں بھی یتیموں کے حقوق کی حفاظت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں یتیموں کی کفالت اور ان کی فلاح کو ایک عبادت اور اہم ذمہ داری قرار دی گئی ہے[x]۔ اسلامی معاشرت میں یتیموں کو مالی، نفسیاتی اور سماجی امداد فراہم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو اقوام متحدہ کے معاہدوں سے مکمل ہم آہنگ ہے۔

یہ مماثلت یوں بھی نظر آتی ہے کہ اقوام متحدہ کے معاہدے میں یتیموں کے حقوق کی حفاظت کا جو تصور ہے، وہی تصور اسلامی تعلیمات میں بھی موجود ہے۔ اسلام میں یتیموں کے حقوق کی جتنی اہمیت ہے، وہ اقوام متحدہ کے عالمی معاہدوں میں بھی اسی قدر ہے، جہاں یتیموں کو زندگی کے تمام بنیادی حقوق فراہم کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ یوں اقوام متحدہ کی کوششیں اور اسلامی تعلیمات ایک ہی مقصد کے تحت کام کر رہی ہیں، یعنی یتیموں کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کا تحفظ۔

عالمی تعاون اور اسلامی نقطہ نظر کا ایک نیا طریقہ

اسلامی نقطہ نظر کے تحت، اقوام متحدہ کے اقدامات کو نہ صرف تشہیر کی ضرورت ہے بلکہ ان پر عمل درآمد کے اثرات کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقوام متحدہ کی کوششیں اس بات کی غماز ہیں کہ عالمی سطح پر یتیموں کی فلاح کے لیے تعاون اور مدد کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے جو عالمی معاہدے اور پروگرامز تیار کیے ہیں، ان کا مقصد ایک ایسا نظام قائم کرنا ہے جہاں یتیموں کو مناسب تعلیم، صحت، پناہ گاہ اور دیگر حقوق فراہم کیے جائیں۔ اسلامی نقطہ نظر میں، اس قسم کے اقدامات کو ایک نیک عمل اور معاشرتی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں، یتیموں کی کفالت کو دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے ایک اہم عبادت سمجھا جاتا ہے، اور اس میں تعاون کو فلاحی عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

اسلام میں عالمی معاہدوں پر عمل درآمد کا مقصد نہ صرف انسانیت کی فلاح ہے، بلکہ یہ اللہ کی رضا اور معاشرتی انصاف کے قیام کی جانب بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے اقدامات، جن کا مقصد یتیموں کے حقوق کا تحفظ ہے، اسلامی اصولوں کی روشنی میں مزید مستحکم ہو سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، ان کے حقوق کا احترام کرنے اور ان کی فلاح کے لیے عملی اقدامات اٹھانے کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں یتیموں کی مدد اور ان کی کفالت کو عبادت اور اخلاقی فریضہ قرار دیا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ یتیموں کی فلاح میں نہ صرف ایک قانونی بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی ذمہ داری بھی شامل ہے۔

اسی طرح، اقوام متحدہ کے عالمی معاہدے اور پروگرامز کو اسلامی معاشرت میں فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ان کی تاثیر زیادہ مستحکم ہو سکے اور عالمی سطح پر یتیموں کی فلاح کے لیے ایک مضبوط اور ہم آہنگ نظام قائم کیا جا سکے۔ اسلامی اصول یتیموں کے حقوق کو ایک ایسی ذمہ داری سمجھتے ہیں جس میں ہر فرد اور معاشرتی ادارہ شریک ہو، اور یہ یقینی بناتا ہے کہ یتیموں کو نہ صرف حقوق ملیں بلکہ ان کی فلاح کے لیے ہر ممکن وسائل فراہم کیے جائیں۔ اقوام متحدہ کی جانب سے عالمی سطح پر کیے جانے والے اقدامات کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بہتر بنایا جا سکتا ہے، تاکہ ان کی عملداری زیادہ مؤثر ہو اور یتیموں کے لیے ایک مضبوط حمایت کا نظام قائم کیا جا سکے۔ اس طرح، اقوام متحدہ کی کوششوں اور اسلامی تعلیمات کے درمیان ہم آہنگی یتیموں کی فلاح کے لیے ایک جامع عالمی نظام کی تشکیل کی بنیاد فراہم کرتی ہے، جس میں نہ صرف یتیم بچوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا بلکہ انہیں ایک محفوظ اور خوشحال زندگی گزارنے کے لیے تمام ممکنہ مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ اس کے ذریعے ہم ایک ایسے معاشرتی نظام کی تشکیل میں کامیاب ہو سکتے ہیں جو انصاف، فلاح اور معاشرتی ذمہ داری کی بنیاد پر قائم ہو[xi]۔

یتیم فلاح کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال

جدید ٹیکنالوجی کے استعمال نے دنیا بھر میں یتیم بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے بے مثال مواقع فراہم کیے ہیں۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز نے بچوں کی شناخت، ضروریات، اور ان کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے میں معاونت فراہم کی ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں موبائل ایپس اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے یتیم بچوں کی معلومات کو جمع کرنا، ان کی تعلیم و تربیت کو یقینی بنانا، اور ان کی صحت کے مسائل کو حل کرنا ممکن ہوا ہے۔ مثال کے طور پر، "مائی چائلڈ میٹرکس" جیسی ایپس یتیم بچوں کی حالت کا ریکارڈ رکھتی ہیں اور ان کے ڈیٹا کو مختلف این جی اوز اور فلاحی تنظیموں تک پہنچاتی ہیں۔ اس سے نہ صرف بچوں کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے بلکہ امداد کو زیادہ مؤثر انداز میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے ایک ایسے نظام کی تشکیل میں مدد کی ہے جو یتیم بچوں کو صرف بنیادی ضروریات ہی نہیں بلکہ نفسیاتی معاونت اور معاشرتی انضمام کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ یونیسف کی رپورٹ کے مطابق، ٹیکنالوجی کے استعمال سے فلاحی پروگراموں کی شفافیت اور تاثیر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے[xii]۔

یتیم بچوں کی صحت کے مسائل کو حل کرنے میں بھی ٹیکنالوجی کا کردار نمایاں ہے۔ ٹیلی میڈیسن اور دیگر ڈیجیٹل ہیلتھ سروسز نے ان علاقوں میں طبّی امداد پہنچانے میں آسانی پیدا کی ہے جہاں معالجین اور صحت کی سہولیات کی کمی ہے۔ مثال کے طور پر، "ہیلتھ چیٹ بوٹس" اور "ڈیجیٹل کلینکس" جیسے اقدامات نے یتیم بچوں کی صحت کی نگرانی اور علاج میں انقلابی تبدیلیاں کی ہیں۔ یہ سہولیات ان بچوں کو طبّی ماہرین سے رابطے میں رکھتی ہیں اور ان کے مسائل کو فوری طور پر حل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ، مصنوعی ذہانت (AI) اور مشین لرننگ کے ذریعے یتیم بچوں کے ذہنی صحت کے مسائل کی شناخت اور ان کے علاج کے لیے ذاتی نوعیت کے حل فراہم کیے جا رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت

(WHO) کی ایک تحقیق کے مطابق، ڈیجیٹل ہیلتھ ٹولز نے یتیم بچوں کی صحت کے اشاریوں میں نمایاں بہتری پیدا کی ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں روایتی صحت کے وسائل کی کمی ہے۔[2] یہ اقدامات نہ صرف بچوں کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کر رہے ہیں بلکہ ان کے مستقبل کے لیے بھی امید افزا امکانات پیدا کر رہے ہیں[xiii]۔

تعلیم کے شعبے میں بھی جدید ٹیکنالوجی نے یتیم بچوں کے لیے نئے دروازے کھول دیے ہیں۔ ای لرننگ پلیٹ فارمز اور ورچوئل کلاس رومز نے ان بچوں کو معیاری تعلیم تک رسائی دی ہے جو روایتی اسکول جانے کے قابل نہیں تھے۔ انٹرنیٹ اور موبائل ٹیکنالوجی نے تعلیمی مواد کو ان یتیم بچوں تک پہنچایا ہے جو دور دراز کے علاقوں میں رہتے ہیں یا جنہیں جنگ اور قدرتی آفات نے متاثر کیا ہے۔ مثال کے طور پر، "خان اکیڈمی" اور "کودو" جیسے پلیٹ فارمز نے تعلیمی خلا کو کم کرنے میں مدد فراہم کی ہے۔ ان پلیٹ فارمز کے ذریعے یتیم بچے نہ صرف اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں بلکہ جدید مہارتیں بھی سیکھ سکتے ہیں جو ان کے معاشی مستقبل کو محفوظ بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (UNESCO) کی ایک رپورٹ کے مطابق، ڈیجیٹل تعلیم نے یتیم بچوں کی تعلیمی کارکردگی میں نمایاں اضافہ کیا ہے اور انہیں معاشرتی انضمام کے قابل بنایا ہے۔[3] ان تمام اقدامات نے یتیم بچوں کے لیے ایسے مواقع پیدا کیے ہیں جو پہلے ممکن نہیں تھے، اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی یتیم بچوں کی فلاح کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے[xiv]۔

نتیجہ (Conclusion)

یتیموں کی فلاح میں اقوام متحدہ کی کوششیں اور اسلامی تعلیمات میں ایک گہری ہم آہنگی موجود ہے جو دنیا بھر میں یتیموں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کی مختلف ایجنسیاں جیسے یونیسف اور دیگر عالمی ادارے دنیا بھر میں یتیم بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے متعدد پروگرامز اور معاہدے فراہم کرتے ہیں۔ یہ اقدامات بچوں کی تعلیم، صحت، پناہ گاہ کی فراہمی اور نفسیاتی امداد پر زور دیتے ہیں۔ یونیسف جیسے ادارے یتیم بچوں کے لیے مختلف حکمت عملیوں کے تحت امداد فراہم کرتے ہیں تاکہ ان کی بنیادی ضروریات پوری کی جا سکیں اور ان کا مستقبل محفوظ ہو۔ ان کی یہ کوششیں دنیا کے مختلف حصوں میں چلائی جاتی ہیں جہاں جنگ، قدرتی آفات یا دیگر بحرانوں کے دوران یتیم بچے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرح، اقوام متحدہ یتیموں کے حقوق کو محفوظ کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے تاکہ عالمی سطح پر ان کے لیے ایک بہتر زندگی ممکن ہو سکے۔

اسی طرح، اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے حقوق کی حفاظت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر خاص زور دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں یتیموں کے ساتھ رحم، شفقت اور ان کی کفالت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسلامی معاشرت میں یتیموں کے حقوق کو ایک اہم فریضہ سمجھا جاتا ہے اور ان کی مدد کرنا ایک معاشرتی ذمہ داری ہے۔ اسلام میں یتیموں کی دیکھ بھال کو عبادت کی حیثیت دی گئی ہے اور اس عمل کو اللہ کی رضا کی کوشش سمجھا جاتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یتیموں کے ساتھ شفقت اور رحمت کا برتاؤ کیا اور ان کی مدد کو ایک اعلیٰ اخلاقی عمل قرار دیا۔
اس طرح، اسلامی معاشرت میں یتیموں کی فلاح کو اہمیت دی گئی ہے اور اس کا مقصد ایک متوازن اور فلاحی معاشرہ قائم کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور اقوام متحدہ کی کوششوں میں ہم آہنگی واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ دونوں کا مقصد یتیموں کے حقوق کا تحفظ اور ان کی فلاح کو یقینی بنانا ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی معاہدے اور پروگرامز اسلام کے اصولوں کے مطابق یتیموں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
اسی طرح، اسلامی نقطہ نظر کے مطابق، اقوام متحدہ کے اقدامات کی توثیق اور ان پر عمل درآمد یتیموں کے فلاحی اقدامات کو مزید مؤثر بنا سکتا ہے۔
اس ہم آہنگی کے ذریعے عالمی سطح پر یتیموں کے لیے بہتر حالات پیدا کیے جا سکتے ہیں اور ان کے لیے ایک بہتر زندگی فراہم کی جا سکتی ہے، جو کہ

انسانیت کی فلاح کے لیے اہم ہے۔اس بات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ اور اسلامی تعلیمات کے درمیان ایک مشترکہ مقصد کے تحت عالمی سطح پر یتیموں کے لیے ایک مضبوط اور فلاحی نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

---

[i] اقوام متحدہ۔"یتیم بچوں کی فلاح کے لیے بین الاقوامی پالیسیز اور ان کے اثرات"، یونیسف، 2024۔

[ii] اقوام متحدہ، یونیسف۔ بچوں کے حقوق کا کنونشن (CRC)

[iii] اقوام متحدہ. "شام میں انسانی بحران کے دوران بچوں کی مدد. "اقوام متحدہ کی سالانہ رپورٹ، 2024۔

[iv] یونیسف . سونامی 2004 کے متاثرین کے لیے عالمی امدادی اقدامات . نیویارک: یونیسف پبلیشرز، 2005۔

[v] القرآن. "سورۃ النساء، آیت 10".

[vi] ابن کثیر، امام۔ تفسیر ابن کثیر۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000۔

[vii] ابن ماجہ، امام۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 3678۔

[viii] بخاری، امام محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث نمبر 6005

[ix] اقوام متحدہ۔ بچوں کے حقوق کا کنونشن (Convention on the Rights of the Child) ۔ نیویارک: اقوام متحدہ، 1989۔

[x] مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن۔ لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، 1990

[xi] UNICEF ۔"بچوں کے حقوق کا کنونشن۔"آخری بار ترمیم شدہ 2024۔ رسائی دسمبر 6، 2024۔

[xii] یونیسف، یتیم بچوں کی فلاح میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کا کردار: سالانہ رپورٹ (نیویارک: یونیسف، 2020)۔

[xiii] عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او)، ٹیلی میڈیسن اور یتیم بچوں کی فلاح: صحت کی سہولیات میں جدیدیت) جنیوا: ڈبلیو ایچ او، 2022-

[xiv] اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (یونیسکو)، ای لرننگ کے ذریعے محروم بچوں کو مواقع کی فراہمی (پیرس: یونیسکو، 2021)۔

JSCRR